Item Code: 955 Participant Code: 122

یاد آتی ہے وہ لہلہاتی

یادے

ایک خوبصورت سڑی میں ایک چھوٹا
سا پریوار رہتا تھا۔ وہ کسمت سے
غریب تھی مگر اچھا طر کے مالک تھی۔
وہ چھوٹا پریوار کا ایک لوتا پوتا تھا
'ناصر'۔ اسکی خسی وہ چھوٹا پریوار میں
خوشی کی اجالا پہلا دیتی تھی۔ ناصر
کا ابّو کا نام تھا 'لطیف' اپنی پریوار
کو خوشی رکھنے کی لیے وہ بہت مزدوری
کرتا تھا۔ لطیف بازار کے ایک دوکان میں
کام کرتا تھا۔ ناصر کی امّی کی نام ہے
'نجمہ' وہ بھی اپنی پریوار خوشی
دیکھنے کی لیے بہت کام کرتی تھی۔ وہ
گھر ملازمے کا کام بھی کرتی تھی۔ وہ
پریوار کو دیکھ کر ایسا لگتا کی
آسمان میں چمکتی چاند جیسی۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

وہ خوشیوں کے دن گزرنے لگا۔ ناصر
اچھا تیزی سے دوڑتا تھا۔ اسکول میں
سپورٹس آنے پر ناصر بہت خوش تھا
شام ہونے پر ہوگیا تھا۔ ناصر اپنے
ابو کا انتظار کر رہا تھا۔ لطیف آنے پر
ناصر بڑی خوشی سے سلام بولا۔
لطیف پوچھنے لگا: کیا بیٹے تم آج بڑا
خوش نظر آرہے ہے۔ ناصر نے بولا: ہاں
ابا جان میں بہت خوش ہوں۔ کیوں کی
میرا اسکول میں سپورٹس آرہا ہے۔ تب
لطیف نے بولا: وہ تو بہت اچھا ہے۔ تم
زرور اس میں بھاگ لینا میرے پیارے
ناصر بولا: بھاگ تو زرور لونگا مگر
دوڑنے کی لیے نیا جوتا چاہیے ابو۔
لطیف کچھ نہیں کہا۔ اور گھر کے اندر
چلے گیا۔ ناصر کو پتا تھا کی نیا جوتا
اپنے ابو پر بہت بھارا پڑے گا۔ وہ
بھی چوپ چاپ بیٹھ گیا۔ صبح ہوگیا
ناصر اسکول چلنے لگا۔ اسکی ابا سی دیکھ کر

اسکا جگری دوست پوچھنے لگا: ارے
بھائی تم کیوں اتنا اداس دکھ رہے ہو؟
کیا ہوا؟ بتاؤ نا۔ ناسم اسکی اداسی ...
اپنا جگری دوست الطاف سے بانٹ دیا۔
الطاف کو بھی بہت اچھا تی کی اپنی جگری
دوست کا مدد کرنے کا۔ مگر اسکے پاس بھی
اتنا پیسا نہیں تھا۔ اسکی بعد الطاف ...
کہنے لگا: ہمارے بازار میں کے ارفان چاچا
کی دوکان میں نوکر کام ہے۔ ناسم بولنے
لگا: بازار میں تو ابا جان بھی کام کرتے ہے نا۔
الطاف نے بولا: تجھے ڈر ہے تو مت آؤ۔
ناسم نے کہا: مجھے اپنا سپنا پورا کرنا ہے
اسکیلیے اب میں کچھ بھی کروں گا۔ اسکے
بعد وہ دونو گھر کے طرف چلے گئیے۔
اس رات لطیف بہت پریشان تھا۔
نجم آکر پوچھنے لگی: کیا ہوا؟ آج کل آپ
بہت پریشان دکھ رہے ہو نا؟ لطیف ...
بولنے لگا: کیا بولوں نجم تجھے ...
پتا ہے نا ہمارا پیارا بیٹے کا خواہش

وہ میں پورا نہیں کر پایا۔ میں کیسا
باپ ہوں۔ نجمہ بولنے لگی: ایسا مت کہوں
ہمیں پتا ہے نا، تم ہمارے لیے کتنے
کتنے مشکلات سہہ رہے ہے۔ ~~ابو جو~~
تھوڑا وقت کے لیے وہ کر شانت ہو گیا۔
نجمہ اپنی ملی کی کام کر کر کچھ پیسا
جاجما کر چکی تھی۔ وہ اٹھا کر نجمہ لطیف
کو دے دی۔ پہلے لطیف نے وہ نہیں لیا۔
مگر لطیف نجمہ کی ضد میں ہار گیا۔
اگلے دن لطیف کام ختم کر کے گھر لوٹ
رہا تھا۔ تب اسنے وہ نظارا دیکھا۔ اپنا
پیارا بیٹا دوپ اور دھول میں کام کر
رہا ہیں۔ لطیف کو یہ نظارا سہہ نہیں پایا۔
وہ جلدی گھر کی طرف چلنے لگا۔ شام ہو
گیی تھی۔ ناصر گھر میں پہونچ گیا تھا۔
لطیف پوچھنے لگا: بیٹے آج کا دن کیسا
تھا: ناصر کچھ وقت سوچکر کہنے لگا:
اچھا تھا ابو۔ لطیف نے بولا: کیا تمہارا اسکول
ارفان چاچا کی دوکان میں ہو گئی کیا؟

62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 955 Participant Code: 122

ناصر رو کر اپنے ابو کے پاؤں پر پڑا اور
رو کر کہنے لگا: ابو مجھے معاف کرو...
میرا خواہش پورا کرنے کے لیے میں ایسا..
کیا۔ معاف کرو ابو؟ لطیف اپنے بیٹے کو..
اٹھا کر کہا: میں تو بیٹے تجھے ہر وقت...
خوشی دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس دن وہ.....
گھر کے اوپر چاند ہنس کر دیکھ رہا تھا
اگلے دن بھی لطیف اپنے بیٹے کے..
لیے نیا جوتے لے آیا اور اپنے بیٹے..
کا انتظار کیا: وقت گزر گیا۔ ناصر ابھی
بھی گھر نہیں پہنچا۔ تب رونا شروع
کر دیا۔ لطیف بہت حیرانی سے کھڑا تھا۔
کچھ وقت کے بعد بازار سے عرفان چاچا بھاگتے۔
اور کہنے لگے: ارے جناب آپکے بیٹے کو
اسکول سے لوٹنے کی وقت ایک گاڑی.
آکر ٹکر مار دی۔ آپکا بیٹا اسپتال میں ہے
جلدی آؤ۔ لطیف جلدی اسپتال چلے گیا۔
ناصر کے سر پر ایک چھوٹی زخم ہوئی تھی۔
اور ڈرنے کا کوئی بات نہیں تھا۔ ایک بچہ.

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

روڑ میں پھنس گیا تھا۔ اس پنچھی کو
بچانے میں ناصر کو بہت چوٹ پہونچا۔
وہ اچھا کام کیا مگر اس چوٹ سے ناصر دوڑ
نہیں پایا۔ وہ بہت اداس تھا۔ نجمہ
اور لطیف اسے خوشی بنانے کی بہت
کوشش کی مگر۔۔

جب گزر گیے ناصر کی یہ حالت دیکھ
کر لطیف اپنا بچپن کی بہارے میں سوچنے
لگا:۔ ایک ہریالی گاؤں پیڑوں ندیوں
سبھی سے بھرا ہوا ایک گاؤں۔ لطیف کا
ابّا ایک مچھیرا تھا۔ امّی کی انتقال ہو چکی
تھی۔ لطیف کی ایک بہن تھی 'آبستا'۔ وہ
دونو اچھے پڑتے تھے۔ آبستا اپنے بھائی
کیلیے پڑائی چھوڑ دی۔ گھروں کی آبستا اپنا
پریوار کو بہت پیار کرتی تھی۔ ایک دن
بہت خوشی سی کانا کا کر سب سونے چلے
گیے۔ گاؤں میں بہت شور: "بھاگو، بھاگو

62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 955

Participant Code: 122

گاؤں میں میلہ آرہا ہے۔ اس میلے

میں ناصر کی بہن کی اور ابا کی انتقال

ہوگئیں۔ نجمہ لطیف کو آکر پکارنے لگی:

ارے اٹھو!۔ لطیف اٹھا اور سوچنے لگا: کیا

اپنے بیوی اور بیٹے کے ساتھ گاؤں جاکر

دیکھنے جاؤں۔

اگلا دن اپنے پریوار کو لیکر

لطیف بس چڑھا۔ ناصر بہت خوش نظر آیا۔

سب بہت خوشی مجرتے۔ ناصر پوچھنے

لگا: ابو ہمارا گاؤں کیا ہے۔ اتنا خوبصورت

ہے کیا؟ لطیف نے بولا: تم کیا بات

کیے۔ ارے ہو بیٹے ہمارا گاؤں بہت

خوبصورت ہے۔ یہ سنکر نجمہ اور

نسامہ ہنسنے لگے۔ لطیف بولا

تم لوگ خسو میں جگاتا ہوں۔ کچھ

وقت کے بعد بس گاؤں میں پہونچا۔

لطیف اور اسکی پریوار سو گئے تھے۔

کنڈکٹر آکر بولا: آپ نہیں اترو گے

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

گیا؟ آپکا اسٹوپ پہونچ چکا ہے۔ لطیف
اپنے پریوار کو لیکر باہر اترا۔ لطیف
حیران ہو گیا۔ کیوں کی وہ گاؤں اب بڑا
شہر جیسا ہو چکا ہے۔ لطیف پوچھنے
لگا: یہ خدا یہ کیا ہوا؟ میرا گاؤں
تو پورا بدل گیا ہے۔ لطیف اور پریوار آگے
چلنے لگے۔ وہاں ایک جناب کام کر رہا تھا۔
لطیف نے پوچھا: کیا آپ مجھے جانتے ہو کیا۔ کئی
سال پہلے میں یہاں رہتا تھا: میں ہوں ناسم۔
وہ ناسم کا جگری دوست انل تھا۔
وہ بتا چیت کیے۔ اس دن اپنے ابوکو
اتنے خوشی سے دیکھ کر ناسم کو
بڑی خوشی ہوئی۔

اگلا دن ہو گیا۔ لطیف اپنے بیٹے کو
گاؤں دکھانے کی لیے لے گیا۔ وہاں چھوٹے
چھوٹے بچے کام کر رہے تھے۔ وہ دیکھ کر
ناسم کو یاد آنے لگا: مجھے ابھی یاد ہے
انکو سنو کوئی نہیں ہے۔ سب پر دن

62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 955 Participant Code: 122

اسکول جاکر پڑھتا ہوں۔ مگر بچے تو
بھولا کے پیاسے کام کر رہے ہیں۔ یہ سوچ
ناصر کو بدل دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے
گھر لوٹ گئے۔ ناصر کی یہ بدلاؤ دیکھ
کر نجم اور لطیف کو بہت خوش ہوا۔

دن گزر گئے۔ ناصر کے اسکول
میں اگلے سال کا سپورٹس آگیا۔ وہ
خوب تیاری کر چکا تھا۔ وہ اپنا نیا
جوتا پہن کر میدان کی طرف چلے گیا۔
لطیف اور نجما بھی وہاں موجود تھے۔
دوڑ شروع ہوا۔ ناصر سب سے پہلے آیا۔
وہ وہ میدان میں ہی اپنی پریوار
کے ساتھ خوشیاں منایا۔ وہ ماں باپ کو
اب کیا چاہیے۔
اس سے ہم جان سکتے ہیں کی بات ~~ہمارا~~
بدلتی ہے۔ بلکہ اچھی بھی ہوتی بھوری
بھی مگر ہم اچھے بارے لیے آنے کیں
سب کوشش کرنا چاہیے۔